بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ بات معمولی نہیں کہ غصہ اور بدلے کے جذبات کو دل سے نکال کر احسان بھی کیا جائے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 23 ستمبر 2016ء کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے حقیقی مومن کی نشانی بتائی کہ وہ جو اپنے لئے چاہتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے چاہتا ہے۔ یہ ایک ایسا راہنما اصول ہے جو دنیا میں ہر سطح پر، گھر سے لے کر بین الاقوامی تعلقات تک پیار، محبت اور صلح کی بنیاد ڈالتا ہے۔ جھگڑوں کو ختم اور دلوں میں نرمی پیدا کرتا ہے۔ ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔۔ غیر اس بات سے متاثر ہوتے ہیں وہ یہ دیکھتے ہیں کہ ان کا اپنا عمل کیا ہے۔ تمہارے حقیقی مومن ہونے کا تب پتہ چلے گا جب اخلاق اعلیٰ ہوں گے۔ ایک دوسرے کے لئے جذبات اور احساسات بلند ہوں گے۔ یہ نہیں کہ تم اپنے حقوق لینے کے لئے انصاف کی آواز بلند کرو اور دوسروں کے حق ادا کرتے ہوئے منفی رویہ اختیار دکھاؤ۔ دوسروں کے حقوق کے لئے بھی وہی معیار قائم کرنے چاہئیں۔ فرمایا کہ اگر ہم اپنے لیے معافی چاہتے ہیں تو دوسروں کے لئے بھی یہ ہی رویہ اپنانا چاہئے کہ معاف کر دیں۔ ہاں اگر کسی کی غلطی سے جماعت یا قومی مفادات کو نقصان پہنچ رہا ہو تو پھر یہ فردی غلطی نہیں ہوتی اس کا جرم قومی جرم بن جاتا ہے۔ پھر ایسے لوگوں کا فیصلہ بھی ادارے کرتے ہیں۔ معاشرہ کے روزمرہ آپس کے معاملات میں دوسرے کو حق دینے کی بنیادی اکائی گھر ہے دوست احباب، بہن بھائی رشتہ دار ہیں۔ جب چھوٹے پیمانہ پر یہ سوچ ہوگی تو پھر معاشرہ میں وسیع طور پر بھی یہی سوچ پھیلے گی۔ خود غرضی ختم ہوگی، حق دینے کی باتیں زیادہ ہوں گی۔ معاف کرنے کے رجحان بڑھیں گے، سزا دینے یا دلوانے کے رجحان میں کمی ہوگی۔ قرآن کریم میں بھی ظاہری حقوق اور ضروریات کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ معاف کرنے کے رجحان کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ فرمایا یہ بات معمولی نہیں ہے کہ ہر قسم کے غصہ اور بدلے کے جذبات کو دل سے نکال دیا جائے۔ یہ بہت بڑی بات ہے اور نہ صرف یہ ہے کہ جذبات نکال دیئے جائیں بلکہ غلطی کرنے والے پر احسان بھی کر دیا جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے غلام کا واقعہ بیان کر کے فرمایا اللہ تعالیٰ کی محبت کی خواہش رکھنے والوں اور تقویٰ اختیار کرنے والوں کے یہ رویے ہوتے ہیں۔ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ غضب نصف جنون ہے، فرمایا عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جوش اور غصہ میں عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ ہمارے دین کی تعلیم بڑی حکمت والی ہے کہ فیصلہ کرتے وقت غضب کا عنصر نہ ہو۔ سزا دینے کے قواعد مقرر ہیں۔ غضب میں آکر سزا دینا حکمت سے اور انصاف سے دور لے جاتا ہے۔ فرمایا اگر اختیار ہے تو سزا دو وہ بھی صبر سے عقل سے ۔ مومن کے فیصلہ میں جلد بازی نہیں بلکہ مثبت اور منفی پہلو دیکھ کر تفصیل میں جا کر فیصلے ہوتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے غصہ دبانے کے بعد جو معاف کرنے کا کہا وہ بغیر حکمت کے نہیں ہے۔ قانون انصاف کی روح سے ہر ایک بدی کی سزا اسی قدر بدی ہے لیکن اگر کوئی اپنے مجرم کو معاف کر دے بشرطیکہ اس کی اصلاح ہو نہ کہ دلیر اور بے باک ہو جائے تو معاف کرنے والا اللہ تعالیٰ سے اجر پائے گا۔ قرآن کریم میں ہر جگہ نہ انتقام اور نہ ہر جگہ معاف کرنا قابل تعریف ہے بلکہ محل شناسی کرنی چاہئے۔ فرمایا سزا اور معافی کی حکمت یہ ہے کہ اصلاح مد نظر ہو۔ مومنوں کو عام ہدایت یہی ہے کہ ان میں قصوروں کو معاف کرنے کی عادت ہونی چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو معاف کرنے پر زور دینے والوں کا ذکر کر کے فرمایا کہ اپنے قصور معاف کراتے ہیں۔ لیکن جب ان کا ایسے لوگوں کا کوئی قصور کرے تو کبھی معاف نہیں کرتے بلکہ بڑھ بڑھ کر سزا دلوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ فرمایا کہ رسول ﷺ کے اسوہ میں معاف کرنے کی معراج نظر آتی ہے۔ اپنی اولاد پر ظلم کرنے والوں کو معاف کر دیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے اوپر کسی زیادتی کا بدلہ نہ لیا۔ کھانے میں زہر ملانے والی کو، چچا کا کلیجہ چبانے والی کو، رئیس المنافقین عبد اللہ بن اسلول کو، کعب بن زبیر کو نہ صرف معاف فرمایا بلکہ احسان بھی کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو بھی عفو و درگزر کے معیار سکھائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابیؓ کے غلام پر سختی کرنے کے سوال پر فرمایا کہ تم اس سے ہر روز 70 مرتبہ درگزر کر لیا کرو۔ پس ملازموں اور ماتحتوں سے حسن سلوک کا یہ معیار ہے۔ مالک کے لئے اور ملازم کے لئے یہ تعلیم ہے کہ وہ اپنے ذمہ حق ادا کرے۔ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے چاہتے ہیں کہ ہم اپنی اصلاح کی کوشش کریں اور اعلیٰ اخلاق اپنائیں جو ایک حقیقی مومن کا معیار ہیں۔ اس بات کی کوشش ہونی چاہئے کہ اپنے ماحول کو پُر امن بنانے کی کوشش کریں اور اس کے لئے یہ اصول فرمایا جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہ اپنے بھائی کے لئے بھی چاہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان معیاروں کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(شعبہ تربیت جماعت احمدیہ جرمنی)